بین الاقوامی اتحاد

اور

بین الاقوامی عدل و انصاف

صدر الدین

امیر جماعت احمدیہ لاہور

www.aaiil.org

تقریر مندرجہ رسالہ ہذا

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کراچی برانچ کے زیر
اہتمام ۲۸ اکتوبر ۱۹۶۹ء کو انٹر کانٹی نینٹل ہوٹل کراچی میں ہوئی اور
مرکزی احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور نے اُردو اور انگریزی
میں چھپوا کر شائع کی۔

ملنے کا پتہ

- دفتر احمدیہ انجمن اشاعت اسلام احمدیہ بلڈنگس
برانڈرتھ روڈ۔ لاہور۔

- مرکز جماعت احمدیہ انجمن اشاعت اسلام۔ کراچی برانچ
B-240 بلاک 2 پی ای سی ایچ سوسائٹی شاہراہ
قائدین۔ کراچی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بین الاقوامی اتحاد اور بین الاقوامی عدل و انصاف کی تعلیم

جو

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی

۲۸ ستمبر ۶۹ء کو کراچی کے انٹر کانٹی نینٹل ہوٹل میں حضرت مولانا صدر الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ کے مردوں اور خواتین کے بہت بڑے اجتماع میں موضوع بالا پر لیکچر دیا جو عوام الناس کے استفاضہ کے لئے درج ذیل ہے :۔

شرع لکم من الدین ما وصّٰی بہ نوحًا والذی اوحینا الیک وما وصینا بہ ابراھیم وموسیٰ وعیسیٰ ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیہ۔

یعنی اے لوگو! خدا نے تمہارے لئے دین کا وہی رستہ مقرر کیا ہے جس پر چلنے کا حکم اس نے نوحؑ کو دیا تھا، اور اے پیغمبر! تمہاری طرف بھی ہم نے اسی رستہ کی وحی کی ہے اور اسی کا ہم نے ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو بھی حکم دیا تھا کہ اسی دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا۔

اس آیہ کریمہ نے اس حقیقت کو عیاں کیا ہے کہ دینِ اسلام جس کی دعوت رسول صلی اللہ علیہ وسلم دیتے رہے ہیں تمام انبیاء کا دین چلا آرہا ہے۔ سب سے پہلے حضرت

نوح علیہ السلام کا ذکر فرمایا ہے جو سب سے قدیم نبی ہیں۔

اس کے بعد حضرت ابراھیمؑ کا ذکر کیا ہے جن کو یہودی، عیسائی اور مسلمان یکساں طور پر قابلِ تعظیم اور قابلِ اتباع یقین کرتے ہیں ازاں بعد حضرت موسٰےؑ اور حضرت عیسٰے علیہما السلام کا ذکر کیا ہے کیونکہ یہ دونوں بزرگ ہستیاں یہودیوں اور عیسائیوں کے نزدیک قابلِ تعظیم اور لائقِ اتباع ہیں۔

غرض اس آیت کریمہ میں بیان کیا گیا ہی کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اسی دین کی تلقین کرتے ہیں جس دین کی تلقین دُنیا بھر کے مقدس ترین انبیاء علیہم السلام نے کی ہے۔

ایسے عالمگیر دین کی تلقین کرنے کا مقصد عظیم اقوام عالم کو متحد کرنا ہے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے امن قائم ہوتا ہے اور فساد مٹتا ہے۔ آج دنیا میں ہر طرف فساد ہے جس نے انسانیت کو پریشان اور مضطرب کر رکھا ہے۔ لوگوں کے دلوں میں امن کا زمانہ دیکھنے کی تڑپ ہے۔ علوم کی روشنی بڑھ رہی ہے۔ مگر حسد و بُغض و عداوت کی تاریکی دُور نہیں ہو رہی۔ اس تاریکی کو دُور کرنے اور امن قائم کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً تجاویز کی جاتی رہی ہیں۔ مگر وہ سطحی ہونے کی وجہ سے مُوثر ثابت نہیں ہوئیں۔

حقیقی اِتحاد و امن اس تلقین سے پیدا ہوتا ہے کہ ہم تمام قوموں کے پیغامبروں اور راہنماؤں کی نہ صرف تعظیم و تکریم کریں بلکہ ان پر ایمان لائیں اور یقین کریں کہ ان کے وجودِ باجود کی اتباع سے ہر قوم میں نیک ہستیاں پیدا ہوتی رہی ہیں۔

ایسا ایمان رکھنے سے دلوں میں ایک نور پیدا ہوتا ہے جو تعصب کی تاریکی کو دُور کرتا ہے، جب تک دِل اس نقصان دِہ تعصب سے پاک نہ ہوں تب تک

بین الاقوامی اِتحاد میسر نہیں آسکتا۔ بین الاقوامی اِتحاد پیدا کرنے کا مؤثر نسخہ یہی ہے جو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے کہ تمام اقوام کے پیغامبروں اور راہنماؤں کے برحق ہونے پر ایمان لایا جائے اور اس امر پر یقین کیا جائے کہ ہر زمانہ میں ان بزرگ ہستیوں کے فیض سے ہر قوم میں نیک اور صالح انسان موجود ہوتے رہے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مؤثر تلقین کی برکت سے عرب کے رہنے والے تمام لوگوں کو متحد کر دکھایا اور اسی مجرب نسخے سے آج بھی دنیا میں حقیقی اتحاد و امن کی بنیادیں رکھی جا سکتی ہیں۔

کائنات میں جو قوانین جاری و ساری ہیں وہ عالمگیر ہیں۔ سورج و قمر تمام قوموں کو یکساں طور پر فیض پہنچاتے ہیں۔ بارش بھی تمام قوموں پر برستی اور ان کے لئے غلہ جات و میوہ جات پیدا کرتی رہتی ہے۔ اسی طرح ہوا بھی تمام کے تمام انسانوں اور حیوانوں کو میسر ہوتی اور انکی زندگی قائم رکھنے میں مدد دیتی ہے۔

غرض زندگی کے قیام کے لئے جو اسباب ازبس ضروری ہیں وہ سب کی سب قوموں کے لئے مہیا ہیں۔ کائنات کے یہ عالمگیر قوانین اس حقیقت پر دلالت کرتے ہیں کہ اس کائنات کا بادشاہ ایک ہی ہے۔ اور اس کی اس توحید کا ایک اہم مقصد انسانیت میں وحدت پیدا کر کے امن و امان کی زندگی پیدا کرنا ہے چنانچہ فرمایا کان النّاس امّۃ واحدۃ یعنے تمام اقوام عالم ایک ہی جماعت کا حکم رکھتی ہیں۔ اگر روشنی، پانی اور ہوا وغیرہ ہر ایک قوم کو ان کی جسمانی تربیت کے لئے عنایت کی گئی ہیں تو روحانی تربیت کے لئے ہر ایک قوم کو روحانی

بارش برنگ الہامی کتاب مرحمت فرمائی گئی ہے۔

چونکہ وحی الٰہی کا سرچشمہ ایک ہی ہے اس لئے اصولِ وحی بھی ایک ہی چلے آرہے ہیں جیسا کہ فرمایا وما ارسلنا من قبلك من رسول الا نوحی الیه انه لا اله الا انا فاعبدون - اے پیغمبرؐ تجھ سے پہلے جس قدر انبیاءؑ بھیجے گئے ان سب کی طرف یہی وحی کی گئی کہ میرے سوائے کوئی معبود نہیں میری ہی عبادت کرو۔ اگر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید باری تعالےٰ کا سبق دیا تو یہی سبق خدا کے تمام پیغامبروںؑ نے دیا جو حضور صلعم سے پہلے مختلف اقوام کی راہبری کے لئے مبعوث کئے گئے تھے۔

غرض توحید باری تعالےٰ کا ایک اہم مقصد اقوامِ عالم میں وحدت پیدا کرنا ہے۔ یہ مقصد توحید باری تعالےٰ پر ایمان لانے ہی سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اور باری تعالےٰ کے احکام کی پابندی سے ہی حسنِ کردار جیسی نعمت عظمےٰ حاصل ہو سکتی ہے۔ یہ عالمگیر تعلیم جو بین الاقوامی مذہب کی حیثیت رکھتی ہے تمام دُنیا کے لئے مفید ہے اسی لئے اس تعلیم کی تلقین کرنے والے کو رحمۃ للعالمین کا لاجواب لقب عنایت کیا گیا ہے۔

جس طرح بین الاقوامی مذہب اقوامِ عالم کو متحد کرنے کا مؤثر ذریعہ ہے اسی طرح بین الاقوامی عدل وانصاف کو رواج دینا اقوامِ عالم کے حقوق کی حفاظت کا ضامن ہے۔

اس اہم غرض کے پیشِ نظر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ذیل کا حکم دیا گیا:۔

لا یجرمنکم شنان قوم علےٰ الا تعدلوا اعدلوا هو اقرب للتقوےٰ واتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون (مائدہ ۵ آیۃ ۸) یعنی کسی قوم کا

تمہارے ساتھ دشمنی رکھنا تم کو اس جرم کے ارتکاب کا مشتعل نہ دلائے کہ معاملات میں انصاف نہ کرو۔ ہر حال میں انصاف کرو کہ شیوہ انصاف تقوےٰ کے قریب تر ہے اللہ کی نافرمانی سے ڈرتے رہو۔ کیونکہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ہدایتِ الٰہی کی ہمیشہ ہمیشہ تعمیل کی چنانچہ ذیل کا تاریخی واقعہ اس پر گواہ ہے :۔

مدینہ کے ایک یہودی کے گھر سے چوری کی زرہ بکتر برآمد ہوئی جب اس پر مقدمہ چلایا گیا تو اس نے اپنی بریت ثابت کرتے ہوئے یہ بیان دیا کہ طعمہ انصاری نے یہ زرہ بکتر چرا کر میرے گھر میں ڈال دی ہے اس لئے وہ مجرم ہے اس کو سزا دی جائے۔

جب طعمہ انصاری پر مقدمہ کھڑا کیا گیا تو انصارِ مدینہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ طعمہ بے گناہ ہے اس کو بچایا جائے ورنہ ہماری ساری قوم کی عزت خاک میں مل جائے گی۔ یہ بھی عرض کیا کہ طعمہ کے مقابل پر ایک یہودی ہے جو دشمنِ اسلام ہے اس بات کو بھی پیشِ نظر رکھا جائے

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب معاملہ کی تفتیش کی تو طعمہ مجرم پایا گیا۔ حضورؐ نے یہودی کو بری کر دیا اور طعمہ کو سزا دی گئی۔

اس طرح حضورؐ نے لایجرمنکم شنآن قوم کے حکم کی تعمیل کر کے دشمن قوم کے فرد کو بے قصور قرار دیا اور بین الاقوامی عدل کی نہایت اہم مثال قائم کر دکھائی۔ ظاہر ہے ایسا کئے بغیر اقوامِ عالم میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ اس ضمن میں ایک سبق آموز واقعہ سناتا ہوں :۔

مجھے ایک دفعہ ہائیکورٹ کے چیف جسٹس سر ٹریور ہیریس سے ملاقات کا موقعہ ملا۔ میں نے

ان کو مخاطب کیا اور کہا عام طور پر انگریز جج مقدمات کے فیصلوں میں عدل و انصاف ملحوظ رکھنے میں مشہور ہیں۔ مگر جب کبھی انگریز اور ہندوستانی کے مابین مقدمہ انکے سامنے آیا تو ہر بار انگریز جج ناانصافی کا مرتکب ہوا۔ یہ سخت اتہام سُن کر چیف جسٹس کا رنگ اُڑ گیا اور اس پر سکوت کا عالم طاری ہو گیا۔ اس پر مَیں نے ان کو مخاطب کر کے قرآن کریم کی مذکورہ آیہ کریمہ سُنائی جس میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمن قوم کے معاملہ میں حقیقی عدل و انصاف سے کام لینے کا حکم دیا گیا ہے اور اس حکم کی بناء پر حضور صلعم نے ایک یہودی اور مسلمان طعمہ انصاری کے درمیان مقدمہ کا فیصلہ یہودی کے حق میں دیا تھا۔ چیف جسٹس اس واقعہ کو سُن کر حیرت زدہ رہ گیا۔

غرض بین الاقوامی عدل و انصاف قائم کرنے والی شخصیت حضور سرورِ کائنات محمد رسول اللہ ہی ہیں۔ جو دُنیا بھر کے حاکموں کے لئے نمونہ ہیں۔ بین الاقوامی عدل و انصاف کی ایک اور مثال بیان کرتا ہوں :۔

حضورؐ کو خدا تعالیٰ نے دکھایا کہ مصر میں مُسلمانوں کی حکومت قائم ہو گی۔ اس خوشخبری کی روشنی میں حضورؐ نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا ستفتحون مصراً اوصوا باھلہ خیراً فان لھم ذمًا و رحمًا۔ اے میری قوم آپ لوگ مصر فتح کرنے والے ہو ان لوگوں کی خیر خواہی ملحوظ رکھنا کیونکہ ان کے ساتھ مسلمان کو یہ عہد خداوندی ملحوظ رکھنا ہو گا کہ ان کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کی جائے گی اور دوسرا یہ امر ہے کہ اہلِ مصر کے ساتھ مسلمانوں کا ایک رشتہ بھی ہے اس رشتہ کا بھی لحاظ کرنا ہو گا۔ اس میں اشارہ یہ تھا کہ ہماری دادی اماں ہاجرہؑ دخترِ مصر ہیں۔ جب مصر فتح ہوا۔ تو عمرو بن عاص فاتح مصر کو اس ملک کا گورنر مقرر کیا گیا۔ ان کے عہد میں ان کے فرزند نے ایک قبطی عیسائی کو زدوکوب کیا۔ واقعہ کی رپورٹ جب حضرت عُمر فاروق رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو انہوں نے باپ اور بیٹا دونوں کو مدینہ طیبہ میں

طلب کیا اور اس میں باپ کے وقار کا کوئی لحاظ نہ رکھا گیا اس لئے کہ حضرت عمرؓ جھوٹے قومی وقار کو قائم رکھنا جائز نہ سمجھتے تھے۔ چنانچہ عمرو بن عاص گورنر مصر کو جواب دہی کے لئے مصر سے چل کر مدینہ طیبہ حاضر ہونا پڑا۔ اور عام لوگوں کے سامنے فاروقِ اعظمؓ نے عمرو بن عاص کو ان الفاظ میں ملامت کی منذ کم تعبدتم الناس وقد ولدتهم امهاتهم احرارا۔ یعنی جن لوگوں کو ان کی ماؤں نے احرار جنا تم نے کب سے ان کو غلام بنانا شروع کر رکھا ہے اس طرح باپ اور بیٹا دونوں ایک قبطی عیسائی کے مقابلہ میں موردِ عتاب ہوئے۔

ایک اور واقعہ کا بیان کرنا بھی اسی طرح سبق آموز ہوگا وہ یہ ہے:۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حین حیات میں یمن پر جو یہودی علاقہ تھا مسلمانوں کو غلبہ حاصل ہوا۔ اس علاقہ پر حکومت کرنے کے لئے حضورؐ نے معاذ بن جبل اور ابو عبیدہؓ جیسی جلیل القدر شخصیتوں کو منتخب فرمایا۔ جب وہ دونوں روانہ ہونے لگے تو حضورؐ ان کی عزت افزائی کے لئے ان کے ساتھ ساتھ پیدل جا رہے تھے اور یہودیوں جیسی غیر مسلم قوم پر حکومت کرنے کا دستور پبلک میں اس طرح بیان فرما رہے تھے کہ تم دونوں اس قوم پر حکومت کرنے جا رہے ہو جو اہلِ کتاب ہیں۔ یہ امر ملحوظ رہنا اور یاد رکھنا چاہئیے کہ الایمان یمان والحکمۃ یمانیۃ۔ یعنی وہ لوگ اہلِ ایمان ہیں۔ اور وہ دانشمند ہیں۔ یسروا ولا تعسروا حکومت کرنے میں نرمی اختیار کرنا اور سختی کو روا نہ رکھنا۔ مزید فرمایا بشروا ولا تنفروا حکومت کا رنگ ایسا ہو جو ان کی خوشی کا باعث ہو منافرت پیدا کرنے کا موجب ہو اور فرمایا ایاکم وکرائم اموالھم حکومت کرنے کی غرض محکوم قوم کے اموال ہڑپ کرنا نہیں ہے یعنی ان کے اموال پر تمہارا ہاتھ نہ پڑنا چاہیئے۔ اور فرمایا اتق دعوۃ المظلوم لیس بینھا وبین اللہ حجاب۔ غیر مسلم پر ظلم نہ کرنا کیونکہ اس کی آہ جو مسلمان حاکم کی وجہ سے اس کے

مظلوم دل سے پیدا ہوگی وہ سیدھی خدا تک پہنچے گی اور اس میں کسی قسم کی روک حائل نہ ہوگی گویا جس طرح مصر کے عیسائیوں کے حق میں حضور صلعم نے تلقین فرمائی تھی اسی طرح یمن کے یہودیوں کے حق میں بھی ہدایت فرمائی۔ پس بین الاقوامی عدل و انصاف کرنے کے لئے حضورؐ کی کی ہدایت کے مطابق پورے طور پر عمل کیا گیا۔

یہ ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم جس پر حضورؐ نے اقوام عالم کو متحد کرنے کا اصول بھی بیان فرمایا اور اس پر عمل بھی ہوتا رہا اسی طرح اقوامِ عالم کے درمیان عدل و انصاف قائم کرنے کا اصول بھی بیان فرمایا اور اس پر پورے طور پر عمل کیا گیا اس لئے یہ کہنا خلافِ حق نہیں کہ اس فساد کے زمانہ میں اگر کسی پیغمبر کی تعلیم اتحاد و امن قائم کرسکتی ہے تو وہ حضور محمدؐ رسول اللہ صلعم کی تعلیم ہے۔ اور اگر اس پُر آشوب زمانہ میں کسی پیغمبر کی تعلیم بین الاقوامی عدل و انصاف قائم کرسکتی ہے تو وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم ہے۔

اب میں اس تقریر کو اتنا کہکر ختم کرتا ہوں کہ محمد عربی صلعم اس زمانہ کے پیغمبر ہیں اور قیامت تک کے لئے پیغمبر ہیں یہی مقصد لا الٰہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ کا ہے کہ خدا کے سوائے کسی کی عبادت نہ کی جائے اور رسولِ کریمؐ کے سوائے کسی کی راہنمائی قبول نہ کی جائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

نوائے وقت پرنٹرز لمیٹڈ لاہور